اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور — ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،
سہ ماہی ۷ ،
ماہوار ۲½ ،

یوم شنبہ
۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۴۰/۶ | یکم امان ۱۳۳۱ ہش | یکم مارچ سنہ ۵۲ء | نمبر ۵۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ فروری - مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ آج نسبتاً بہتر رہی - الحمد للہ - احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی مراجعت

کراچی ۲۹ فروری - وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کل رات گئے بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ سے کراچی واپس تشریف لے آئے - واپس پہنچنے پر آپ نے امید ظاہر کی کہ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر اس مرتبہ اپنے مشن میں کامیاب ہوجائیں گے - آپ نے فرمایا ان کے پہلے ہندوستان جانے ہی سے ان کے اس تاثر کا اظہار ہوتا ہے کہ انہیں زیادہ تر وہاں جا کر اپنی ساعی جاری رکھنے کی ضرورت ہے

ڈھاکہ میں حالات بدستور معمول پر ہیں

ڈھاکہ ۲۹ فروری - ڈھاکہ سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں حالات بدستور معمول پر ہیں یونیورسٹی بند ہو جانے کے بعد بارہ سو طلباء ہوسٹلوں وغیرہ سے اپنے گھروں کو جا چکے ہیں - حکومت مشرقی بنگال کے ایک ترجمان نے آج ایک اخباری ملاقات کے دوران میں بتایا کہ کمیونسٹ کارندوں اور دشمن کے ایجنٹوں نے صوبے کے نظم ونسق کو درہم برہم کرنے کی منظم کوشش کی تھی - اس لئے حکومت کو مجبوراً مداخلت کر کے شورش کو سختی سے دبانا پڑا - زبان کے معاملے میں اس نے نہ پہلے کبھی مداخلت کی اور نہ اس میں مداخلت کرنا چاہتی ہے -

ہندوستان ایک ارب ۹۸ کروڑ روپیہ دفاع پر خرچ کر رہا ہے

نئی دہلی ۲۹ فروری - ہندوستان اپنے بجٹ کا ۴۶ فیصدی یعنی ایک ارب ۹۸ کروڑ روپیہ دفاع پر خرچ کر رہا ہے - گذشتہ سال کے مقابلہ میں یہ رقم دس فیصدی زیادہ ہے - ایک ارب ۱۸ کروڑ روپیہ سے زیادہ رقم خاص فوجوں پر خرچ کی جارہی ہے - جو بجٹ کے ۲۶ فیصدی سے زیادہ بنتی ہے - کل ہندوستان کی پارلیمنٹ میں جب دفاع کے ضمنی تخمینے پیش کئے گئے تو وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ نے بتایا کہ پہلے فوجوں میں کمی کرنے کی تجویز تھی لیکن بعد میں پاکستان کے ساتھ تعلقات خراب ہو جانے کی وجہ سے یہ تجویز ملتوی کرنا پڑی -

ڈاکٹر گراہم ایک ہفتہ بعد کراچی واپس آئینگے

کراچی ۲۹ فروری - سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم پیرس سے نئی دہلی جاتے ہوئے آج تیسرے پہر کراچی سے گذرے - ہوائی اڈے پر انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں ایک ہفتہ کے بعد نئی دہلی سے کراچی آؤں گا - ان کے عملے کے ایک ممبر نے بتایا کہ ڈاکٹر گراہم سلامتی کونسل کی گذشتہ مارچ والی قرارداد کے تحت کے ہندوستان و پاکستان کی حکومتوں سے غیر رسمی بات چیت کریں گے -

(۴) محصول بڑھانے کی ایک شق پر جب آراء شماری ہوئی تو حکومت ۲۸۳ ووٹوں کے مقابلے میں ۳۰۹ ووٹوں سے شکست کھا گئی

پنجاب کے نئے سال کے بجٹ میں پینتیس ۳۵ لاکھ روپے کا معمولی خسارہ

قومی تعمیر کے محکموں کیلئے دس کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز - اس مد کے لئے متحدہ پنجاب میں بھی اتنی بڑی رقم کبھی مخصوص نہ کی گئی تھی

لاہور ۲۹ فروری - پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے جو صوبے کے وزیر خزانہ بھی ہیں آج تیسرے پہر پنجاب اسمبلی میں سنہ ۵۳-۱۹۵۲ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ سال رواں کے اختتام پر سنہ ۵۲-۱۹۵۱ء کے بجٹ میں ایک کروڑ ۸۳ لاکھ روپے کی بچت ہوگی - لیکن نئے سال (سنہ ۵۳-۵۲ء) کے بجٹ میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۳۵ لاکھ روپے کا معمولی خسارہ برداشت کرنا پڑے گا - سنہ ۵۲-۵۱ء کے بجٹ پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس میں بچت کی وجہ یہ ہے کہ بکری ٹیکس وغیرہ میں ہمیں ایک کروڑ ۵۹ لاکھ روپے ہمارے اصل حصے سے زیادہ ملے اور اسی طرح مہاجرین کی آبادکاری پر صوبے نے جو بڑی بڑی رقمیں خرچ کی تھیں مرکز نے ان میں سے ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کی رقم صوبائی حکومت کو واگذار کر دی - اس طرح ایک کروڑ ۴۶ لاکھ روپے کا متوقع خسارہ ایک کروڑ ۸۳ لاکھ روپے کی بچت میں تبدیل ہوگیا -

اگلے مالی سال سنہ ۵۳-۵۲ء کے تخمینہ جات کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ ابتداءً نئے بجٹ میں ایک کروڑ ۷۳ لاکھ روپے کے خسارے کا اندازہ لگایا گیا تھا - لیکن سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کی مرکزی مد سے حاصل ہونے والی آمدنی میں متوقع اضافے اور سال آئندہ میں مہاجر ٹیکس جاری رکھنے کی وجہ سے یہ خسارہ گھٹ کر ۳۵ لاکھ روپے رہ جائیگا - آمدنی کا اندازہ ۲۳ کروڑ ۷۵ لاکھ روپے اور خرچ کا اندازہ ۲۴ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے ہے - متوقع خسارہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا - کہ اگر مالیات کی کوئی ایسی ترتیب ممکن ہو سکتی جس سے ہم کچھ رقم بچا کر محفوظ سرمایہ کے طور پر استعمال کر سکتے تو فی الواقعہ اس سے میں خود ذاتی طور پر خوش ہوتا - لیکن موجودہ حالات میں جبکہ ہمیں بہت کچھ سرانجام دینا ہے - ایک مصنوعی مرفہ الحالی کی تصویر پیش کرنا دور از حقیقت پالیسی کے مترادف ہے - بچت کی گنجائش انہی لوگوں کو زیب دیتی ہے جو دیانتداری سے یہ محسوس کریں کہ انہوں نے جو کچھ کرنا تھا وہ سب سرانجام دیدیا ہے اور تعمیر وترقی کے میدان میں وہ بلند مقام حاصل کر لیا ہے جو ان کا مطمح نظر تھا -

بجٹ کا نمایاں پہلو

نئے بجٹ کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس میں رفاہ عامہ کے کاموں اور تعمیر وترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دس کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے - ان کاموں پر اتنی بڑی رقم اس سے پہلے کبھی خرچ نہیں کی گئی تقسیم سے قبل اس مد پر ایک سال میں زیادہ سے زیادہ ۶ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے خرچ ہوئے تھے - تعمیر وترقی کی سکیموں میں تعلیم صحت عامہ مہاجرین کی آبادکاری ثقافتی ترقی بجلی پیدا کرنے کی سکیمیں تھل میں آبادکاری کے وسیع منصوبے کی تکمیل سڑکوں اور نئے شہروں کی تعمیر صنعتی منصوبہ بندی اور اسے عملی جامہ پہنانے کا انتظام، مزدوروں کی فلاح و بہبود اور شہری دفاع کے اخراجات شامل ہیں -

مرکز سے اپیل

وزیر اعلیٰ نے مزید فرمایا کہ حکومت زرعی انکم ٹیکس میں کمی کرنا چاہتی ہے - کیونکہ نئے زرعی قوانین کی وجہ سے مالکان اراضی کی آمدنی میں کمی واقع ہوجائیگی - انہیں کسی قدر امداد دینا حق بجانب ہے - یہ امر قابل ذکر ہے کہ کوئی نیا ٹیکس عاید نہیں کیا گیا - آخر میں آپ نے مرکزی حکومت سے اپیل کی کہ وہ مرکز اور صوبوں کے مابین آمدنی کی تقسیم کے سوال پر از سر نو نظر ثانی کر کے مناسب ردو بدل کرے - مرجیمن رپورٹ کی سفارشات میں پنجاب اور سندھ کے اس مطالبہ کو منظور نہیں کیا گیا کہ کپاس کے برآمدی محصول میں سے انہیں حصہ ملنا چاہیئے - حالانکہ یہ مطالبہ اس لئے بھی قابل قبول ہونا چاہیئے تھا کہ پٹ سن کے برآمدی محصول میں سے مشرقی بنگال کو حصہ دیا گیا ہے - آپ نے زور دیا کہ صوبے کی ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے رپورٹ میں سفارشات قطعی ناکافی ہیں اگر ان کی ذمہ داریوں اور آمدنی کے وسائل میں تناسب پیدا نہ کیا گیا تو کہیں یہ چیز ہمارے جسد سیاسی میں ناسور نہ بن جائے -

نئے سال کا بجٹ ایک نظر میں

سنہ ۵۲-۱۹۵۱ء

	لاکھ	کروڑ
آمد	۸۶	۲۳
خرچ	۰۳	۲۲
بچت	۸۳	۱

سنہ ۵۳-۱۹۵۲ء

	لاکھ	کروڑ
آمد	۷۵	۲۳
خرچ	۱۰	۲۴
خسارہ	۳۵	

فرانس کی موجودہ وزارت مستعفی ہوگئی

پیرس ۲۹ فروری - آج فرانس کی موجودہ وزارت مستعفی ہوگئی - یہ مخلوط وزارت جو آج سے پانچ ہفتہ قبل موسیو فارے نے بنائی تھی دوسری جنگ عظیم کے بعد سے چودھویں وزارت تھی - آج ۱۵ فیصدی دم

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے - ایل - ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۴ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

کام کی دوسری منزل شروع ہوتی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مغربی پاکستان سے تحریک جدید کے وعدے مرکز میں بھجوانے کے لئے ۱۵ر فروری آخری تاریخ مقرر فرمائی تھی۔ سو الحمد للہ اکثر جماعتوں کی طرف سے اس اثناء میں وعدوں کی مکمل فہرستیں مل چکی ہیں۔ جن کی منظوری کی اطلاع عہدہ داران جماعت کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے:

مشرقی پاکستان۔ ہندوستان اور بیرونی ممالک کے وعدوں کی آخری تاریخ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ مشرقی افریقہ گولڈ کوسٹ۔ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ امریکہ۔ بورنیو جاوا اور دیگر بیرونی جماعتوں کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ وہ بھی پاکستانی جماعتوں کی مانند کوشش کریں گی۔ کہ ان کے ہاں تمام افراد تحریک جدید میں شامل ہوں۔ جو پہلے سے شامل ہیں وہ دفتر اول میں شامل ہوں گے۔ نئے شامل ہونے والے دفتر دوم میں شامل ہوں گے۔ بیرونی جماعتوں کو یاد رہنا چاہیئے کہ پاکستان کے مخلصین نے اپنی قربانی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو ان تک پہونچایا ہے۔ اب ان کا فرض ہے کہ وہ اس پیغام کو دوسرے ممالک میں پہونچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کریں۔

پاکستان کے عہدہ داران کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اب ہمارے کام کی دوسری منزل شروع ہو رہی ہے۔ جس میں پہلے سے زیادہ محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ وعدوں کی وصولی کا کام ہے۔ جن دوستوں نے وعدے کئے ہیں۔ ان کو یہ ذہن نشین کروا دیا جانا ضروری ہے۔ کہ وعدہ کرکے اسے جلدی سے جلدی ادا کر دینا ہی زیادہ فائدہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ دوستوں کو پہلے چھ ماہ میں اپنے وعدے ادا کر دینے چاہئیں کیونکہ

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے۔ اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے۔ اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔"

وعدہ کے لئے کبھی اس انتظار میں نہ رہنا چاہیئے۔ کہ دفتر کی طرف سے یاد دہانی کرائی جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو۔ یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہوں۔ اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری جیبیں بھی خدا تعالےٰ کے حضور زیادہ کریں گی۔ اور پھر خدا تعالےٰ اپنے فضل سے تمہارے روپیہ کو بڑھا دے گا۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا۔ جو چند سیر دانے زمین پر ڈالکر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈالکر زیادہ کما لیتا ہے۔ تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

اس بارے میں سیدنا حضرت اقدس کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نئے سال کا وعدہ جنوری میں ہی ادا فرما دیا ہے امید ہے دوست اپنے واجب الاطاعت امام کے اسوۂ حسنہ کی تقلید کرتے ہوئے اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کر دیں گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مومن کی یہ صفت بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ سابقون میں شمولیت کی سعادت پانا اللہ تعالےٰ کے بہت بڑے فضلوں میں سے ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس نکتہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"خدا تعالےٰ نے السابقون الاولون کا انعام اور مقام مقرر کیا ہے۔ اور دوسرے مومنوں کا انعام اور مقرر کیا ہے۔ دوسرے مومنوں کے لئے خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ انہیں جنت ملے گی۔ اور آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ مگر خدا تعالےٰ نے السابقون الاولون کی نسبت فرمایا ہے۔ السابقون السابقون اولئک المقربون دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماء سے متمتع ہو رہے ہوں گے۔ مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے۔"

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کے لئے ۳۱ مارچ کی تاریخ سابقون میں شمولیت کے لئے آخری تاریخ ہے۔ اور یہ تاریخ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خود مقرر فرمودہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ سابقون کے اس حق کو لینے کی پوری کوشش فرمائیں۔ وکالت مال کی طرف سے ایسے سب دوستوں کی فہرست انشاء اللہ ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے

بروز ہفتہ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۲ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے طلباء و اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کو سکول کی نئی عمارت میں جو ربوہ میں تعمیر ہو چکی ہے بعد نماز عصر خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر ربوہ کے بہت سے معزز احباب بھی تشریف فرما تھے۔ اس تقریب کا اہتمام اساتذہ متعلقہ کی نگرانی میں جماعت نہم کی طرف سے کیا گیا تھا۔ تا کہ میٹریکولیشن کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کو حضور کی نصائح سننے اور حضور کے ساتھ دعا میں شریک ہونے کا موقعہ مل سکے۔ سو الحمد للہ کہ یہ غرض نہایت خوش اسلوبی سے پوری ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ طلباء کو وقف کی اہمیت سمجھنے اور امام جماعت کی خواہش اور پروگرام کے مطابق اپنی زندگیاں وقف کرنے کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔ اور موجودہ دور میں دینیات کی تعلیم حاصل کرنے کا اہتمام کرنے کی تاکید فرمائی۔ سکول کی آئندہ ترقی اور تعداد طلباء کی افزائش کے متعلق حضور نے امید ظاہر فرمائی۔ اور اسے ربوہ کی رونق اور ترقی کا موجب قرار دیا۔ آخر میں حضور نے حاضرین سمیت دعا فرمائی اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

امسال میٹریکولیشن کے امتحان میں سکول ہذا کی طرف سے ۸۶ طلباء شامل ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت بھی ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نامہ نگار)

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے فرزند اکبر کی وفات

میرے والد صاحبزادہ سید عبد السلام صاحب جو حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید کے بڑے فرزند تھے۔ بعمر ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ موصی اور تہجد گزار بزرگ بھی تھے۔ احباب جماعت ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

سید ہبۃ اللہ احمدی سرائے نورنگ ضلع بنوں

خریداران الفرقان کے لئے اطلاع

ماہ مارچ کا رسالہ زیر طباعت ہے انشاء اللہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں خریدار اور ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں پہونچ جائے گا۔

(منیجر الفرقان احمد نگر)

تقرر امیر جماعت احمدیہ حلقہ ڈسکہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حلقہ امارت ڈسکہ کے لئے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ڈسکہ کا تقرر بطور امیر حلقہ ۳۰ر اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور فرمایا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں۔

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

پتہ مطلوب ہے

مسٹر محمد صدیق احمدی ریلوے گارڈ لاہور متصل امرت دھارا بلڈنگ کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ یا اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۲ء

نبوت کے متعلق مفروضے

عموماً یہ ہوتا ہے کہ کسی مسئلہ پر بحث کرتے وقت ہمارے علما بعض مفروضے خود گھڑ لیتے ہیں اور اس کے بعد ان کی بناء پر مسئلہ زیر بحث کا فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو ثابت کرنا تھا ثابت کر دیا ہے۔ احمدیت پر خاصکر اجرائے نبوت کے متعلق جو علماء بحث کرتے ہیں وہ اکثر یہی طریق اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً کبھی تو یہ خود ساختہ اصول بنا لیتے ہیں کہ نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ جہاں تک اس علم کا تعلق ہے جو اللہ تعالےٰ اپنے نبی کو بذریعہ وحی عطا کرتا ہے۔ اس حد تک نبی تلمیذ الرحمٰن ہی ہوتا ہے۔ مگر عام دنیاوی علوم پر بھی اس کا اطلاق کرنا محض خود ساختہ اصول ہے۔ جس کی بنیاد نہ تو قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور نہ سنت النبی میں موجود ہے۔

پھر کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ نبی کا نام مفرد ہوتا ہے مرکب نہیں ہوتا۔ مثلاً موسےٰؑ، عیسےٰؑ، محمد صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم خدا جانے یہ اصول کہاں سے لیا جاتا ہے اور اس کو نبوت سے کیا تعلق ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ اگر کسی کا نام مرکب ہو تو محض اس وجہ سے اللہ تعالےٰ کی نبوت کو اس سے عذر ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ عام طور پر مشہور انسان ایک ہی نام سے مشہور ہوتے ہیں۔ خواہ ان کا نام مرکب ہی کیوں نہ ہو۔ اور لوگ ان کو اس نام سے جانتے ہیں۔ جب وہ نام لیا جاتا ہے۔ تو فوراً سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ وہ کونسی شخصیت ہے۔ نبی بھی چونکہ اپنی نوعیت میں ایک مخصوص شخصیت رکھتا ہے۔ اس لئے ان کا بھی ایک ہی نام مشہور ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کی ایک استثنا بھی موجود ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جیسز کرائسٹ یا یسوع مسیح کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی آپ کا نام مرکب استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ سورۃ نساء رکوع ۲۲ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مسیح ابن مریم کہا گیا ہے۔

پھر دوسرے مشاہیر کے نام پر غور کریں۔ تو ان کا بھی ایک ہی نام مشہور ہوتا ہے۔ تیمور، بابر، اکبر، شیکسپیئر، ملٹن وغیرہ۔ ہزاروں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ اگر مفرد نام کی نبیوں کے ساتھ کوئی تخصیص ہوتی یا اس کے ساتھ خاص نبوت کی کوئی برکت ملحق ہوتی تو فرعون، شداد، نمرود وغیرہ ناموں کے متعلق کیا خیال کیا جائے گا۔ یہ بھی تو مفرد نام ہیں۔ عرب اور دوسرے ممالک میں ہی نہیں۔ بلکہ پنجاب میں بھی بہت سے نام مفرد ہی ہوتے ہیں گھسیٹا۔ بوٹا وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔ اور عام طور پر تو نام خواہ عبداللہ ہی کیوں نہ ہو عبدو ہی بلایا جاتا ہے۔

اسی طرح نبوت کے متعلق اور بھی بہت سے مفروضے احراری قسم کے علماء نے عوام کو فریب دینے کے لئے گھڑے ہوئے ہیں۔ یہ تو اوچھے ہتھیار ہیں۔ جو اس قسم کے بے علم مولوی جہلا کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ان سے ذرا زیادہ علم والے مولوی نیم خواندہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ذرا علمی قسم کے مفروضے گھڑتے ہیں جو ذرا زیادہ نازک اور باریک ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کا ایک مضمون شیعہ قوم کے بیباک ترجمان ہفت روزہ "شہید" کی اشاعت ۲۵ فروری ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "ختم نبوت۔ عقیدہ اجرائے نبوت" اس مضمون کا ملخص یہ ہے۔ کہ ہر نبی اپنے سے بعد کے آنے والے نبی کے متعلق ذکر کرتا ہے۔ اور اس کے متعلق تصریحات کرتا ہے۔ چونکہ قرآن کریم میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آنے والے نبی کا صاف صاف ذکر نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے اس مضمون کا شائد یہ مطلب ہے۔ کہ قرآن سے دکھاؤ کہ ایک نبی مرزا غلام احمد نام پنجاب کی بستی قادیان میں پیدا ہوگا۔ اس کا حلیہ ایسا ہوگا۔ اس کے والدین کا یہ یہ نام ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب واقعی قرآن کریم میں اس تفصیل کے ساتھ تو کہیں کسی آنے والے نبی کا ذکر نہیں آیا۔ اس لئے نیم خواندہ لوگوں کو احمدیت کے خلاف بھڑکانے کے لئے یہ مفروضہ گھڑ لیا گیا ہے

مضمون نگار نے قرآن کریم سے اس طرح استدلال فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"انبیاء اولوالعزم ہیں حضرت عیسےٰ ہمارے نبی سے پہلے آخری نبی اور رسول گزرے ہیں۔ اگر کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ تو حضرت عیسےٰؑ کی پیشین گوئیاں جناب رسالتمآبؐ کے نزول اور تشریف آوری کے متعلق سینکڑوں کی تعداد میں خود قرآن [illegible] برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی جناب عیسےٰؑ اپنی امت کو برابر بشارت دیتے چلے گئے کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا۔ جس کا نام احمد ہوگا۔ اور جناب رسالتمآبؐ نے اعلان فرمایا کہ انا بشارۃ عیسیٰ ابن مریم۔ میں وہی رسول ہوں جس کی بشارت جناب عیسےٰؑ دیتے چلے گئے یہ اہتمام اس لئے تھا کہ نبوت ایسی چیز ہے۔ جس کا منکر کافر اور مشرک ہے۔ یہ بالکل واضح اور مبرہن ہے کہ باعتبار دین محمدی دیگر تمام ادیان سابقہ ناقص اور نامکمل تھے۔ اس کے اعتبار سے دین محمدی ہر جہت اور ہر حیثیت سے کامل و مکمل دین ہے۔"

(شہید لاہور ۲۵ فروری ۱۹۵۲ء)

سوال ہے کہ پیشگوئی میں تو "احمدؐ" کا نام ہے "محمدؐ" کا نہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضور کی والدہ وغیرہ نے تو صرف "محمدؐ" نام رکھا تھا۔ پھر اگر آپ کا مفروضہ درست ہے کہ صاف صاف ذکر ہونا چاہیئے۔ تو آپ اس پیشگوئی کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کس طرح چسپاں کر سکتے ہیں۔ "احمد" تو آپؐ کا صفاتی نام ہے۔ جو علمائے اسلام کے نزدیک آسمان پر رکھا گیا ہے۔ زمین پر آپ کا نام وہی ہے جو آپ کی والدہ وغیرہ نے رکھا یا قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ یعنی "محمدؐ"۔ اگر آپ کا مفروضہ درست ہے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ "احمد" نبی ابھی نہیں آیا۔ جس کی پیشگوئی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کی

اس سے ہم صرف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ قرآن کریم میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آنے والے نبی کا ذکر ایسی تصریحات کے ساتھ ہوتا جیسی کہ فرض کی گئی ہیں۔ البتہ ہم انشاء اللہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں ایسا ذکر موجود ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی آ سکتے ہیں جو آپ کی غلامی میں شریعت اکملہ اسلامیہ کی تجدید و احیاء کرتے رہیں گے۔ بلکہ ایک نبی کا خاص طور پر ذکر موجود ہے۔ اور حدیث نبوی میں جس نبی کو عیسےٰ ابن مریم کہا گیا ہے۔ وہ ایسا ہی نبی ہوگا۔ اور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی ہیں جس کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔

پٹواریوں کی ہڑتال

خبر ہے کہ پنجاب کے قریباً بارہ ہزار پٹواری بھی یکم مارچ سے ہڑتال شروع کرنے والے ہیں ایک پریس کانفرنس میں جو گزشتہ شب ہوئی پٹواریوں کے ترجمان قریشی محمد چراغ پروپیگنڈا سیکرٹری انجمن پٹواریان مال اور چوہدری برکت علی صدر انجمن پٹواریان نہر نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ پٹواریوں کے بڑے بڑے مطالبات دو ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ ان کو بھی پنشن کا حق دیا جائے۔

"عزت مآب چوہدری محمد حسن چٹھہ کے ساتھ گفت و شنید کی ناکامی کے بعد مقامی صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے پٹواریوں کے ترجمان نے کہا کہ پٹواری صرف اتنی تنخواہ چاہتے ہیں۔ جس میں ان کی باعزت طریق سے زندگی بسر ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی قابلیت کے اعتبار سے وہ سرکاری دفاتر کے جونیئر کلرک کے برابر ہیں۔ مگر انہیں تنخواہ ان کی نصف تنخواہ کے برابر ملتی ہے۔ چوہدری برکت علی نے اپنی گفتگو کے دوران میں کہا کہ چوہدری محمد حسن چٹھہ وزیر مال نے یہ تسلیم کیا کہ ہمارے مطالبات جائز ہیں۔ مگر وہ ہمارے مطالبات کو تسلیم کرانے کے لئے اس وقت تک تیار نہیں ہوتے۔ جب تک ہم ہڑتال کا نوٹس واپس نہیں لیتے۔ انہوں نے کہا کہ نہر کے پٹواریوں کو اسی روپے سالانہ بونس ملتا ہے۔ اور پٹواریان مال کو بارہ روپیہ ماہانہ نقول کاغذات کے طور پر وصول کرتے ہیں۔ ہم لوگ حکومت سے صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ حکومت ان رقوم کو ہماری تنخواہ میں شامل کر دے۔ رہا دوسرا مطالبہ پنشن کا۔ اس میں بھی حکومت مالی اعتبار سے زیر بار نہ ہوگی۔"

(روزنامہ زمیندار یکم مارچ ۱۹۵۲ء)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ دونوں طرف سے سراسر ضد کی بناء پر بڑھا جا رہا ہے۔ چوہدری محمد حسن چٹھہ وزیر مال چاہتے ہیں۔ کہ پہلے پٹواری اپنا نوٹس واپس لے لیں۔ اور پھر ان کے معاملہ پر غور کیا جائے گا۔ مگر پٹواری اپنا نوٹس واپس نہیں لینا چاہتے۔ اور مصر ہیں کہ ان کے مطالبات مان لئے جائیں۔ اب پٹواریوں نے یکم مارچ سے ہڑتال پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ یعنی محض جانبین کی ضد کی وجہ سے ملک و قوم کو نقصان پہونچایا جا رہا ہے۔ ہم پٹواریوں سے تو یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ ہڑتال نہ کریں اور نوٹس بھی چونکہ ہڑتال ہی کے لئے دیا گیا ہے۔ وہ واپس لے لیں اور عزت مآب وزیر مال پر اعتماد کریں۔ دوسری طرف ہم عزت مآب وزیر مال کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ ملک و قوم کے مفاد کے پیش نظر جس طرح ہو سکے ہڑتال نہ

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible])

اولوالعزم محمود

از مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کوروال

"میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے ...... یہ خبر دی ہے۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔ جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی"

(المصلح الموعود)

یہ وہ دل ہلا دینے والی قسم ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لاہور میں تقریر فرماتے ہوئے کھائی۔ اور اپنے آپ کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو حضور نے ایک عظیم الشان خطبہ جمعہ میں اس حقیقت کو بے نقاب کیا۔ جو اگرچہ بہتوں کے لئے تو واضح اور غیر مبہم تھی۔ مگر چند لوگوں کے لئے ناقابل قبول تھی۔ کہ حضور نے خود کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار نہیں دیا۔ اس کے بعد آپ نے بار بار حلفیہ موکد بعذاب اپنے اعلان کا تکرار فرمایا جس سے شک و اشتباہ کے بادل چھٹ گئے۔ ظن اور گمان جاتے رہے اور حضور انور کا عالی مقام روشن نظر آنے لگا۔

اس حلف نے ان تمام لوگوں پر اتمام حجت کر دی۔ جن کے قلم یہی کہتے رہے۔ اور جن کی زبانیں یہی کہتی ہیں۔ کہ پیشگوئی کے مصداق نے خود اپنے آپ کو اس کا مصداق قرار نہیں دیا چنانچہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مصری اپنی کتاب "شان مصلح موعود" کے صفحہ ۱۸۱ پر رقمطراز ہیں

"چونکہ میاں صاحب خود اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق ماننے میں متردد ہیں اسلئے آپ اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ہو سکتے"۔

اور ان پر بھی اتمام حجت ہو گئی۔ جن کا یہ دعویٰ تھا کہ الہامی دعویٰ اور حلفیہ بیان پیش ہونے پر سر تسلیم خم کر لیں گے۔ چنانچہ اخبار پیغام صلح میں کہا گیا۔

"ہمیں حضرت میرزا محمود احمد صاحب کے موعود لڑکا ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ اور نہ ہمیں مسیح موعود کے لڑکوں میں کسی لڑکے کی جانشینی کا کوئی سوال ہے۔ صرف اس موعود لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں یہ علامت بتائی۔ کہ وہ قرب اور وحی سے مخصوص کیا جائے گا۔ سو وحی اور مامور ہونے کا ہمیں انتظار ہے۔ کسی بات سے انکار نہیں"۔

پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء

اور خواجہ کمال الدین صاحب نے لکھا:-

"کم ازکم میں اپنے متعلق فیصلہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا۔ کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقاید کے خلاف کچھ کہوں۔ یا میں قبول کروں گا۔ یا میں دعاؤں میں لگ جاؤنگا بہر حال میں خاموش ہو جاؤں گا۔ اگر وہ مصلح موعود ہیں تو حلفاً یہ بیان کریں کہ آیا الہاماً ان کو اطلاع ملی۔ کہ وہ وہی فرزند ہیں۔ جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے۔"

(اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب ۶۳)

آج خواجہ صاحب۔ موجود نہیں۔ مگر ان کی یہ تحریر بہانگ دہل ان کے رفقائے کار اور ہمخیالوں کو دعوت عام دے رہی ہے کہ اے میرے دوستو اور ساتھیو۔ اب تو حلفیہ اعلان ہو گیا۔ اب تو حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند نے بار بار تم کو حلفیہ بتا دیا کہ وہ موعود جس کا وعدہ حضرت مسیح موعودؑ کی زبانی دیا گیا تھا۔ آچکا۔ اب انکار نہ کرو۔

مصلح موعود کا اعلان ایک لمبے عرصے کے بعد ہوا۔ ایک طویل انتظار کے بعد سامنے آیا۔ مگر ایسا ہونا بھی ضرور تھا۔ کیونکہ یہ بھی تو ایک علامت تھی آنیوالے موعود کی۔

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

اللہ تعالےٰ نے وہ تمام علامات اور خصوصیات جو آنے والے موعود سے متعلق تھیں۔ ایک ایک بیان فرما دیں۔ جن کو آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا مقدس کلام ہمارے ازدیاد ایمان کا موجب بن رہا ہے۔ جہاں بیسیوں روشن علامات مصلح موعود سے متعلق تھیں وہاں ایک علامت یہ بھی بیان کی جا چکی ہے۔

(۱) "جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا"۔

(تتمہ اشتہار دس جولائی ۱۸۸۸ء)

(۲) "وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔ (اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

یہ وہ شاندار پیشگوئی ہے۔ جس میں آنیوالے موعود کی ایک علامت اولوالعزم ہونا بیان کی گئی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علامت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اس تعریف کی عملی تفسیر ہے۔ آپ نے کسی غیر معمولی اور خطرناک حالات میں کبھی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا طوفان اور آندھیاں آئیں مگر آپ کا قدم استوار رہا مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے مگر آپ کے پائے استقلال میں جنبش نہ ہوئی مخالف اپنی پوری طاقتوں سے حملہ آور ہوئے مگر ہمیشہ "محمود" کے مقابلہ میں ناکام رہے۔ اور خدا کے مسیح موعود کا موعود خلیفہ ہمیشہ کامیاب۔ دشمن نے ہر ہتھیار آزمایا۔ مگر خدا کے جری کو بیدار، ہشیار، چوکس اور اولوالعزم پایا۔ مخالف سے مخالف حالات میں آپ کاروان احمدیت کو منزل مقصود کی طرف لے کر چلتے رہے۔ مخالفت کے پُر خار بادیہ اور مخالفت کے شدید زلازل نے آپ کے آہنی ارادوں میں تزلزل پیدا نہ کیا۔ اپنوں کی بے گانگی۔ بیگانوں کی دشمنی عزیزوں کی بے وفائی۔ دوستوں کی بے اعتنائی۔ دشمنوں کی یلغار یہ سب ملکر بھی اس پہاڑ سے زیادہ مضبوط عزم کو متزلزل نہ کر سکے۔ دشمن نے کبھی بھی تو یہ مشاہدہ نہیں کیا کہ اس نے حضور سے ٹکر لی ہو۔ اور حضور پہلے سے زیادہ عزم راسخ سے اس کے مقابلہ میں نہ اترے ہوں۔

جن غیر معمولی حالات میں آپ کو کام کرنا پڑا جس بے سروسامانی میں آپ کو اتنے عظیم الشان مقصد کیلئے جماعت احمدیہ کی راہبری کرنی پڑی۔ جن نامساعد حالات سے آپ کو دوچار ہونا پڑا۔ کن خفیہ اور اعلانیہ خطرناک تحریکوں کا آپ کو مقابلہ کرنا پڑا۔ کن خوفناک اور ہیبتناک سازشوں کو بے نقاب کرنا پڑا۔ یہ تو ایک بہت لمبا سلسلہ ہے جس کی ایک ایک کڑی شاہد ناطق ہے کہ آپ وہ اولوالعزم ہیں جن کا خدا کے کلام میں وعدہ تھا۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی تقدیر خاص رنگ میں کام کر رہی تھی۔ اور اس کا ہی منشا تھا کہ اس اولوالعزم کو ایسے رنگ میں بھیجا جاوے کہ کوئی دقیقہ ایسا باقی نہ رہ جائے۔ جس سے اسکے اولوالعزم ہونے پر حرف گیری ہو سکے۔

ایک کمزور صحت رکھنے والا انسان انیس سالہ عمر میں اپنے شفیق باپ کے سایہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کی والدہ ہے۔ اس کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اُن کی ذمہ داریاں اس پر آ پڑتی ہیں۔ وہ اس بہت بڑے مقدس باپ کے سایہ عاطفت سے محروم ہو جاتا ہے۔ جس نے دنیا میں طرح نو کی بنیاد ڈالی۔ وہ نوجوان ہاں وہی محمود کہلایا اپنے شفیق باپ کے سرہانے اس کی نعش مبارک پر کھڑے ہو کر جو اقرار کرتا ہے۔ وہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤنگا۔ تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کرونگا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کرونگا"

یہ عزم۔ یہ علو ہمت۔ یہ استقلال اور عین اس موقعہ پر جب انسانی حواس معطل ہو جاتے ہیں۔ جب لوگ پاگل ہو جاتے ہیں۔ جب افکار انسان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں جب مستقبل تاریک نظر آتا ہے جب انسان اپنے کو بے سہارا پاتا ہے ان حالات میں "محمود" کا یہ عزم اور آج جبکہ ہم ان کی زندگی کے بیتے ہوئے سالوں پر نظر دوڑا کر واقعی یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ وعدہ آپ نے کبھی نہ بھلایا۔ اس وعدہ کو جو آپ نے اپنے مقدس باپ کی وفات پر اپنے خدا سے کیا۔ آپ نے اپنی پوری طاقت اور پوری ہمت اور پورے عزم سے نبھایا۔ تو اس وعدہ کی شان اور اس عزم کی رفعت ہماری نظروں میں بہت بڑھ جاتی ہے! غور کریں۔ وقت نازک ہے حضرت مسیح موعودؑ وفات پا چکے ہیں۔ دشمن اعتراضات کے تبردل سے زخمی دلوں پر نمک پاشی کر رہے ہیں ایک تو محبوب باپ کی وفات اور پھر دشمن کے بڑھتے ہوئے وار۔ طعنوں کے تیر۔ تمسخر و استہزاء کے جگر پاش کلمات جو بہادر سے بہادر انسان کی کمر ہمت توڑ دیتے ہیں۔ مگر ان شدید دشمنوں کے مقابل پر اس نازک ترین لمحہ پر اگر ہمیں نہایت کامیابی سے سینہ سپر ہوتا ہوا کوئی شخص نظر آتا ہے تو یہی انیس ۱۹ سالہ نوجوان جس نے

"محمود اور محمدی دشمنوں کا مقابلہ"

ایک مفصل اور دندان شکن مضمون ان اعتراضات کے جواب میں لکھکر شائع کیا۔ جو دشمنوں کے مقابل ایک نقارہ تھا۔ ایک طبل جنگ تھا۔ اور اس عزم اور ارادہ کا پہلا اظہار جو آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر کیا۔

ہاں ہاں انہیں دنوں جبکہ دشمن کے تیر دلوں کے پار ہو رہے تھے آپ نے "مجلس انصار اللہ" قائم کی۔ اور اپنے اس عزم و ارادہ کی تکمیل میں مشغول ہو گئے انہیں ارادوں کے ساتھ جو حضرت مسیح موعودؑ کے تھے۔ وہی وسعت تبلیغ کی آرزو وہ ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے ارادے وہی دشمن کے مقابل پر سینہ سپر رہنے کی آرزو وہی کج رو کو راہ راست پر لانے کی تڑپ۔ ایسے ہی ارادے اور تڑپ لے کر آپ بڑھتے چلے گئے۔ جو آپ کے مقدس باپ کی امانت تھی۔

یہ نوجوان جائے حسد بن گیا۔ وہ جو آپ کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے تھے آپ کے ارادوں کو دیکھکر ٹھٹھک گئے وہ اس ہونہار نوجوان کی پرواز سے سہم گئے انہیں اس کے عزم و ارادہ میں آہنی قوت نظر آئی نفرت نے محبت کی جگہ لینی شروع کی۔ وہ جو جماعت میں معزز تھے۔ اکابر تھے کرتا دھرتا تھے۔ جو اپنی خطرناک سکیموں کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پرورش دے رہے تھے۔ آپ کے رستہ میں روک بننے لگے آپ کا تقوےٰ و طہارت۔ آپ کی ہر دلعزیزی۔ آپ کی بلند اخلاقی ان لوگوں کے لئے سوہان روح بن گئی

ہاں ہاں وہی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کی سب سے زیادہ دلداری کرنی تھی۔ آپ کا سب سے زیادہ خیال رکھنا تھا۔ اندر ہی اندر جلنے لگے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہونہار فرزندکی ترقی میں اپنی تجاویز ناکام ہوتی دکھائی دیں۔ وہ پرانے تجربہ کار وکلاء اور ایم۔ اے اندر ہی اندر اس پھول کو کانٹا سمجھنے لگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا علم و عرفان اور زہد و تعبد ان کے خیالات پر بجلی بن کر چمکا۔ وہ دل۔ وہ محبت بھرے دل بدل گئے۔ وہ جنہوں نے حضور کا رفیق سفر ہونا تھا۔ دل چھوڑ بیٹھے۔ ایک کشتی تھی۔ مگر دل مختلف تھے۔ انہیں حالات کا ذکر کرتے ہوئے خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

ہوتا تھا کبھی میں بھی کسی آنکھ کا تارا
بتلاتے تھے اک قیمتی دل کا مجھے پارا
دنیا کی نگاہ پڑتی تھی جن ماہ وشوں پر
وہ بھی مجھے رکھتے تھے دل و جاں سے پیارا
تھوڑی سی بھی تکلیف مری ان پہ گراں تھی
کرتے نہ تھے اک کانٹے کا چبھنا بھی گوارا

ہاں ہاں وہی محبت کرنے والے دل مخالفت میں مشغول ہوگئے۔

ایک شفیق باپ کے سایۂ عاطفت سے محروم بیٹا ان محبت بھرے دلوں کی محبت سے بھی محروم ہوگیا۔ وہ ہاتھ جنہوں نے اس کے سر کو سہارا دینا تھا۔ کھینچ لئے گئے۔ وہ ہمدردیاں جنہوں نے اسے ڈھارس دینی تھی۔ مفقود ہوگئیں۔ اور عملاً اسی وقت آپ کو بے یار و مددگار ایک لق و دق صحرا میں پھینک دیا گیا۔ مگر ان ناسا عد حالات میں ان حوصلہ شکن حالات میں کیا وہ نوجوان گھبرا گیا۔ کیا اس کے حوصلے پست ہوگئے۔ کیا اس کے عزم میں پستی پیدا ہوگئی۔ کیا اس کے پائے استقلال میں ذرا بھی جنبش ہوئی۔ ہرگز نہیں۔ اس نوجوان کے ارادے جواں رہے۔ اس کی ہمت نے اس کا ساتھ دیا۔ اس نے دوستوں کے تیروں کو اپنے سینے پر کھایا۔ مگر اف تک نہ کی۔ ان زہر سے بجھے ہوئے تیروں کو اپنے دل پر چلتے ہوئے دیکھا۔ مگر ہمت نہ ہاری۔ کاش کوئی ان حالات کا تصور کر سکے۔ کاش کوئی اس ماحول کو اپنے ذہن میں لا سکے۔ کاش کوئی اس مسموم فضا کا تصور کر سکے۔ کہ کس طرح "محمود" کے دل کو انہوں نے زخمی کرنے کی کوشش کی۔ کس طرح قدم قدم پر مشکلات کے پہاڑ اس کے راہ میں کھڑے کرنے کی کوششیں ہوئیں۔ آپ نے خود بیان فرمایا:۔

(۱) صفحۂ دل سے شاید کیوں مجھے احباب نے

کیوں مرے دشمن ہوئے کیوں مجھ سے ہے کین و نقار
جو کوئی بھی ہے وہ مجھ سے برسرِ پرخاش ہے
ہر کوئی ہوتا ہے آکر میری چھاتی پر سوار
ابر باراں کی طرح آنکھیں ہیں میری اشکبار
ہے گریباں چاک گر میرا تو دامن تار تار
دشتِ غربت میں ہوں تنہا رہ گیا با حالِ زار
چھوڑ کر مجھکو کہاں کو چل دیئے اغیار و یار

لیا کیوں ورثۂ پدری وفاداری نہ کیوں چھوڑی
نگاہِ دوستاں میں میں جبھی مقہور رہتا ہوں

(۳) یہاں میں حضرت اولوالعزم محمود ایدہ اللہ الودود کے ایک خط کے چند اقتباسات درج کرتا ہوں۔ جو حضور نے ایک شخص کے لکھے ہوئے خط کے جواب میں الفضل جلد اول عـ۱۹ مورخہ ۱۹ ر نومبر ۱۹۱۳ء کو شائع فرمایا

(ا) "مجھے آپ کے خط کو پڑھ کر جو صدمہ ہوا۔ اسے تو خدا ہی جانتا ہے۔ لیکن وہ صدمہ کوئی نیا نہ تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ میں اس قسم کے الزامات لگائے جانے کا عادی ہوں۔ اور جب سے ہوش سنبھالا ہے غیروں کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ اپنے دوستوں ہی کے ہاتھوں سے وہ کچھ دیکھا۔ اور ان کی زبانوں سے وہ کچھ سنا۔ کہ

دوستوں سے اسقدر صدمے اٹھائے ہم نے ہیں
دل سے دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا"

(ب) "خدا تعالےٰ شاہد ہے۔ اور میں اس کو حاضر ناظر جان کر اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے کبھی اس امر کی کوشش نہیں کی۔ کہ میں خلیفہ ہو جاؤں۔ نہ یہ کہ کوشش نہیں کی۔ بلکہ کوشش کرنے کا خیال بھی میرے دل میں نہیں آیا۔ اور نہ میں نے کبھی یہ امید ظاہر کی۔ اور نہ میرے دل نے کبھی خواہش کی۔"

(ج) "جب حضرت صاحب فوت ہوئے ہیں۔ اس وقت میری عمر انیس سال کی تھی۔ اور ہندوستان میں انیس سال کی عمر بچپن کی حالت سے زیادہ نہیں ہوتی تھی جب سے میں نے یہ جھوٹ بولا جاتے ہوئے سنا۔"

(د) "میری اس وقت کیا عمر تھی: اور ایسے وقت میں میرے دل پر کیا صدمات گزر سکتے تھے۔ اسے خدا ہی جانتا ہے۔ میرا کوئی دوست نہ تھا۔ جس سے میں اس دکھ کا اظہار کر سکوں ...... میرے دل پر وہ اقوال خنجر اور تلوار کی ضرب سے بڑھ کر پڑتے تھے۔ اور میرے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے۔ مگر خدا کے سوا کسی سے اپنے دردِ دل کا اظہار نہ کرتا تھا۔"

(ی) "میں نے کبھی معلوم نہیں کیا۔ کہ میرا کیا قصور تھا۔ سوائے اس کے کہ میں مسیح موعودؑ کا بیٹا تھا۔ کیونکہ اور بہت سے لوگ موجود ہیں۔ جن پر یہ الزام نہیں لگائے گئے۔ اور لاکھوں احمدیوں کے سر پر یہ بوجھ نہیں رکھا گیا۔ مگر یہ قصور میرا نہیں۔ اس کی نسبت خدا سے سوال کرو۔ اگر یہ کوئی قصور تھا۔ تو اس کا فاعل خدا تعالیٰ ہے نہ میں۔ میں خود مسیح موعود کے ہاں پیدا نہیں ہوا۔ مجھے میرے مولا نے جہاں بھیج دیا میں آگیا۔ پس خدا کے لئے مجھے اس فعل پر دکھ نہ دو۔ اس واقعہ کی بناء پر مجھے مت ستاؤ۔ جو میرے اختیار سے باہر ہے۔ جس میں میرا کوئی دخل نہیں۔"

(س) "افسوس میں نے اپنے دوستوں سے وہ سنا۔ جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے نہ سنا تھا۔ میرا دل حسرت و اندوہ کا مخزن ہے۔ اور میں حیران ہوں کہ میں کیوں اس قدر مورد عتاب ہوں۔ بے شک وہ بھی ہوتے ہیں۔ جو غم و راحت میں اپنی عمر گذارتے ہیں۔ مگر یہاں تو ؎

چھاتی قفس میں داغ سے اپنی ہے رشکِ باغ
جوشِ بہار تھا کہ ہم آئے اسیر ہو"

(ص) "اگر میں تبلیغ دین کے لئے کبھی باہر نکلتا ہوں تو کہا جاتا ہے کہ لوگوں کو پھسلانے کے لئے اپنی شہرت کے لئے اپنا اثر اور رسوخ پیدا کرنے کے لئے اپنی حمایتیں بنانے کے لئے نکلتا ہے۔ اور اس کا باہر نکلنا اپنی نفسانی اغراض کے لئے ہے۔ اور اگر میں اس اعتراض کو دیکھ کر اپنے گھر بیٹھ جاتا ہوں۔ تو یہ الزام دیا جاتا ہے۔ کہ دین کی خدمت میں کوتاہی کرتا ہے۔ اور اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔ اور خالی بیٹھا دین کے کاموں میں رخنہ اندازی کرتا ہے۔ اگر میں کوئی کام اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ تو مجھے سنایا جاتا ہے۔ کہ میں حقوق کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتا ہوں۔ اور قومی کاموں کو اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتا ہوں۔ اور اگر میں دل شکستہ ہو کر جدائی اختیار کرتا ہوں۔ اور علیحدگی میں اپنی سلامتی دیکھتا ہوں۔ تو یہ تہمت لگائی جاتی ہے۔ کہ یہ قومی درد سے بے خبر ہے۔ اور جماعت کے کاموں میں حصہ لینے کی بجائے اپنے اوقات کو رائیگاں گنواتا ہے۔"

(ط) "صبح شام رات دن اٹھتے بیٹھتے یہ باتیں سن سن کر میں تھک گیا ہوں۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہوگئی ہے۔ اور آسمان باوجود رفعت کے میرے لئے قید خانہ کا کام دے رہا ہے۔ اور میری وہی حالت ہے۔ ضاقت علیہم الارض بما رحبت و ضاقت علیہم انفسہم و ظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ۔ ....

لوگ کہتے ہیں۔ کہ دنیا میں ڈیڑھ ارب آدمی بستا ہے۔ مگر مجھے تو سوائے خدا کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ لوگ اس دنیا میں تنہا آتے اور یہاں سے تنہا جاتے ہیں۔ مگر میں تو تنہا آیا۔ اور تنہا رہا۔ اور تنہا جاؤں گا۔ یہ زمین میرے لئے ویران جنگل ہے۔ اور یہ بستیاں اور شہر میرے لئے قبرستان کی طرح خاموش ہیں۔"

ایسے ماحول میں اس نوجوان کو کام کرنے کا موقع ملا۔ جنہوں نے حوصلہ افزائی کرنی تھی۔ وہی مخالف بن گئے۔ جن سے امید وفا تھی۔ وہی بے وفا نکلے۔ جنہوں نے قدم قدم پر ساتھ دینا تھا۔ انہوں نے پہلی منزل پر ہی منہ موڑ لیا۔ نہیں بلکہ اس مقدس انسان کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی نظروں سے گرانا چاہا۔ ذلیل اور بدنام کرنا چاہا۔ مگر کیا ان سب حالات میں جو بڑے بڑے دل گردہ والے انسان کے لئے حوصلہ شکن ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے ارادے بھلا دیئے۔ کیا آپ کے قدم متزلزل ہوگئے؟ نہیں بلکہ آپ نے ان حالات میں بھی۔ ہاں ان ناساعد حالات میں بھی طعنوں کی بوچھاڑوں کے باوجود اپنے کام کو جاری رکھا۔ مجلس انصار اللہ تبلیغ اشاعت اسلام میں مصروف رہی۔ رسالہ تشحیذ الاذہان نکلتا رہا۔ مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جوابات نکلتے رہے۔ اپنوں کی اصلاح کا کام ہوتا رہا۔ اور ورثۂ پدری کو پورے طور پر اپنایا جاتا رہا۔ اور آپ اپنے ساتھیوں کو یہ تلقین کرتے رہے۔

پھر آزماؤ اپنے ارادوں کی پختگی
پھر تم دلوں کی طاقتوں کا امتحاں کرو
دل پھیر مخالفانِ محمدؐ کے توڑ دو
پھر دشمنانِ دین کو تم بے زباں کرو
پھر ریزہ ریزہ کر دو سب قصرِ شیطنت
نام و نشاں مٹا کے انہیں بے نشاں کرو

تاریخ سلسلہ سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ کس طرح آپ کے ارادوں میں روک بننے کی کوششیں کی گئیں۔ اور کس طرح آپ کے خلاف اندر ہی اندر مخالفت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر ان تمام مخالفتوں کے باوجود اولوالعزم محمود اپنے کام میں مصروف رہا۔

یوم الفرقان:۔ آخر وہ دن آگیا۔ جو جماعت احمدیہ کے لئے ایک حشر کا دن تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا وصال اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمخیالوں کی اندرونی سازشیں۔ خلافت کے سلسلہ کو ختم کر دینے کی کوشش۔ جماعت کو ورغلانے کے ارادے یہ ماحول انتہائی خطرناک تھا۔ انتہائی حوصلہ شکن جماعت کے کرتا دھرتا ایک طرف تھے۔ وہی جو جماعت کی کلیدی آسامیوں پر فائز تھے۔ جو بارسوخ تھے۔ ذی اثر تھے۔ ذی ثروت تھے۔ صاحب تجربہ تھے۔ واقفیت وسیع تھی۔ تعلقات عام تھے۔ عین اس موقعہ پر اشتہارات کی اشاعت کر رہے تھے۔ تا آئندہ خلافت قائم نہ ہو۔

اور ایک طرف یہ نوجوان جو پچیس سال کی عمر کو پہنچ چکا تھا۔ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط عزم و ارادہ کو لے کر ان خیالات رکیکہ کی تردید کر رہا تھا۔ ضرورت خلافت اور خلافت کی اہمیت بیان کر رہا تھا۔ کتنا خوفناک مقام ہے۔ اکابرین جماعت ایک طرف۔ ان کا وسیع تجربہ ان کا موید۔ ان کے تعلقات کی وسعت ان کی مددگار۔ اور ادھر یہ پچیس سالہ نوجوان جس کو بدنام کرنے کی کوششیں کی جا چکی تھیں۔ ادھر یہ ارادہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے بعد انجمن ہی مطاع کل قرار پائے۔ اور ادھر یہ ایمان کہ الٰہی سلسلوں میں خلافت راشدہ کا قیام ہی ترقی کا ضامن ہوتا ہے۔ ادھر دعویٰ اکثریت اور ادھر انتہائی بے بسی و بے کسی۔ اُدھر یہ مذموم ارادے کہ جماعت کو قیام خلافت سے روک دیا جائے۔ اِدھر یہ عزم کہ احمدیت کا سوادِ اعظم جادۂ صداقت سے منحرف نہ ہونے پائے۔ اُدھر یہ ارادہ کہ ہم مطاع کل بن جائیں۔ اِدھر یہ ارادہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت پر عمل کیا جائے۔ اُدھر رسوخ اور پراپیگنڈا۔ اِدھر بے بسی مگر توکل۔

یہ وہ دن تھا۔ جو مضبوط سے مضبوط دل والوں کو ہلا دینے والا تھا۔ جس دن جماعت احمدیہ کے افراد بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے۔ کہ وہ جن کے ہاتھوں میں عنانِ اقتدار ہے۔ وہ جن کے اشارات اور ہدایت پر جماعت نے عملدرآمد کرنا ہے۔ وہ جو ہمارے پرانے قومی لیڈر رہیں وہی

(باقی دیکھو صـ پر)

باہمی دوستی احادیث کی روشنی میں

(از مکرم محمد طفیل صاحب۔ منیر متعلم جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ احمد نگر)

خدا تعالیٰ کے نبی جہاں توحید باری تعالیٰ کی اشاعت کے لئے دنیا میں تشریف لاتے ہیں۔ وہاں بنی نوع انسان کی باہمی منافرت دور کر کے اُن کو بھائی بھائی بنانے کی سعی کرتے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ یعنی اللہ کی رسی کو تم سب مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور تفرقہ مت کرو۔ اور نعمت الٰہی کو یاد کرو۔ جو تم پر کی وہ یہ کہ جب تم دشمن تھے۔ پس الفت ڈالی تمہارے درمیان اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔

سو میں چاہتا ہوں۔ کہ فرمان نبوی کو پیش کر کے اس موضوع پر روشنی ڈالوں۔

—— رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم جنت میں داخل نہیں ہو گے۔ جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے۔ اور جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے۔ پورے ایماندار نہ بنو گے۔ کیا میں تم کو تبلاؤں وہ چیز کہ جب تم اُس کو کرو۔ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست بن جاؤ۔ آپس میں السلام علیکم کہنا رائج کرو۔ تو تم ایک دوسرے کے دوست بن جاؤ گے۔

—— ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں! وہ لوگ جو میری بزرگی کے واسطے آپس میں دوستی رکھتے تھے۔ آج کے دن میں اُن کو اپنے سایہ میں رکھوں گا۔ جس دن کوئی سایہ بجز میرے سایہ کے نہیں

—— انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا! وہ شخص جس میں تین خصلتیں ہوں۔ اُن سے ایمان کی حلاوت اس کو حاصل ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ اس کو اللہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ محبت ہو دوم یہ کہ کسی آدمی سے للہ محبت ہو تیسرے یہ کہ جب کفر سے اللہ نے اس کو نجات دی۔ تو اب کفر کی طرف لوٹ کر جانا اُس کو ایسا معلوم ہو جیسا آگ میں گرایا جانا برا معلوم ہوتا ہے۔

پس کیا ہی خوش بخت ہے۔ وہ نوجوان جو مندرجہ بالا امور پر عامل رہتے ہوئے خوشنودیٔ مولا کو پیش نظر رکھتا ہے۔

—— ابی کریمہ مقدام بن معدیکرب نبی کریم صلعم سے بیان کرتے ہیں۔ فرمایا جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے۔ تو اُس کو مطلع کر دے۔ کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

مندرجہ بالا احادیث سے مندرجہ ذیل امور اخذ ہوتے ہیں۔

(۱) دوستی صرف اور صرف خدا کی خوشنودی کی خاطر ہو۔ نہ کہ کسی اور دنیاوی غرض سے۔

(۲) مسلمان کا دوست مسلمان ہی ہو۔ اور مسلمان بھی وہ ہو جو نیک اور خدا سے ڈرنے والا ہو۔ تاکہ اُس کے اعمال کا بد اثر دوست پر بھی پڑے۔

(۳) جب مسلمان کسی مسلمان سے دوستی اور محبت رکھے تو دوسرے کو مطلع کر دے

جب ایک مسلمان مندرجہ بالا امور پر عمل پیرا ہو گا۔ تو اتباع فرمان خدا کے سبب خدا کی رضا حاصل کرنے والا ہو گا۔ اور خدا کی رضا سے بڑھ کر مومن کس کی رضامندی کا خواہش مند ہو سکتا ہے؟ پس قابل مبارکباد ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کے نبی کے فرمان اور خدا تعالےٰ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے ایک دوسرے سے للہ محبت کر کے اجر کے مستحق بنتے ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ۱۹۰۲ء میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان سے جاری کیا گیا تھا۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی۔ کہ ریویو کی اشاعت دس ہزار تک بڑھائی جائے۔ لیکن بعض نامساعد حالات کی وجہ سے درمیانی عرصہ میں ریویو کی اشاعت ملتوی کر دی گئی۔ اب دوبارہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیش نظر مرکز پاکستان ربوہ سے دوبارہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی اشاعت دسمبر ۱۹۵۱ء سے شروع کی جا چکی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریویو کی اشاعت کو بڑھانے کی مبارک خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہم نے از سر نو کوشش شروع کر دی ہے۔ اور ہمارا ارادہ ہے۔ کہ رسالہ کو زیادہ سے زیادہ ممالک غیر کی پبلک اور یونیورسٹی لائبریریوں۔ سوسائیٹیوں اور مستشرقین کو بھیجا جائے۔

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ہمیں ہمارے اس عظیم الشان ارادے میں کامیاب بنانے کے لئے خاص طور پر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ جس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

اول یہ کہ خود خریدار بنیں۔ اور اپنے حلقۂ احباب میں خریدار بننے کی تحریک فرما کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ اور یہ کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ احمدی و غیر احمدی احباب رسالہ کے خریدار بنیں۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ غیر ممالک میں یا کسی معزز غیر احمدی کو رسالہ بھجوانے کے لئے کم از کم ایک رسالہ کی قیمت اپنے ذمہ لے لیں۔ جو لطور صدقہ جاریہ ہو گا۔ اور آپ گھر بیٹھے غیر ممالک میں تبلیغ احمدیت کا ثواب حاصل کر سکیں گے۔

سالانہ قیمت پاکستان کے لئے دس روپے اور غیر ممالک کے لئے گیارہ روپے ہو گی۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان خاص طور پر اس اعلان کے مخاطب ہیں نیز تمام خط و کتابت ریویو کے متعلق وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کے پتہ پر کریں۔ (منیجر ریویو آف ریلیجنز تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

کوائف مشرقی پاکستان

اخبار مشرقی پاکستان (۱) خوشخبری:۔ "اکھولیا" ضلع کشتیہ سے مولوی علی اکبر صاحب نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر پچیس آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب نے مبائعین کے ایمان و عمل میں استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ ان پچیس مبائعین میں سے گیارہ آدمی ایک ہی گاؤں کے ہیں۔ اس سے قبل تین اور اشخاص نے اسی گاؤں سے بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں کی مسجد بھی اب ہمارے پاس ہے۔ ایک پرانے احمدی منشی مسلم بادی صاحب کو وہاں پر تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس علاقہ میں تبلیغ کا کام اتنا زیادہ ہو گیا ہے۔ کہ مولوی علی اکبر صاحب کے لئے اسے اکیلا سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے۔ ان کو صبح ۸ بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک داکثر تبلیغ میں مصروف رہنا پڑتا ہے۔ انہوں نے مزید مبلغین و معاونین کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کام بہت ہی قابل تعریف اور دوسرے مبلغین کے لئے قابل تقلید ہے۔ بیعت کے سلسلہ میں مزید خبر یہ ہے۔ کہ ۲۶ جنوری سے یکم فروری تک نارائن گنج جماعت کی طرف سے مزید دو بیعت کے فارم موصول ہوئے ہیں۔ دوسری جماعتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔

(۲) کومِلا سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد صاحب پراونشل امیر کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب اُن کی اور دوسرے مریضوں کی صحت کیلئے دعا کریں۔ ہمارے ایک بھائی شاہجہان لطیف صاحب ہسپتال میں بیمار ہیں۔ بیماری کی حالت میں بھی انہوں نے تبلیغ کا کام جاری رکھا ہوا ہے۔ اس بیماری کے دوران میں اُن کی تبلیغ سے دو احباب نے بیعت کی ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ تین اور اشخاص بیعت کے خواہشمند ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) پچھلے سال نارائن گنج انجمن کی طرف سے سب سے زیادہ بیعت کے فارم موصول ہوئے تھے۔

(۴) اکھولیہ ضلع کشتیہ میں ایک نئی انجمن قائم کی گئی ہے۔ الحمد للہ وہاں کے دوستوں نے مستقبل قریب میں سالانہ جلسہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔ آمین

(۵) ہمارے جنرل سیکرٹری صاحب نے حال ہی میں ضلع دیناج پور کا دورہ کیا ہے۔ وہاں انہوں نے مختلف انجمنوں کے احمدیوں سے ملاقات کر کے تبلیغ نماز با جماعت اور چندہ کی ادائیگی کی تاکید کی ہے۔ علاوہ ازیں سفر میں انہوں نے ۷۲ آدمیوں کو زبانی اور کتب کے ذریعہ تبلیغ کی ہے۔ اور ۲۰ روپے کی جماعتی کتب فروخت کی ہیں۔ اس دورہ سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ شمالی بنگال میں ہماری تبلیغ کا وسیع میدان خالی پڑا ہے۔ جہاں پر زور شور سے تبلیغ کا کام ہونا چاہیئے۔

(۶) مولانا مولوی ظل الرحمن صاحب گذشتہ دو ہفتہ سے بروز ہفتہ بعد مغرب مولوی فضل کریم ملا صاحب کے ہاں شانتی نگر ڈھاکہ میں قرآن پاک کا درس دے رہے ہیں۔ بہت سے تعلیم یافتہ غیر احمدی بھی اس مجلس میں شامل ہوئے ہیں۔

ایک مخلص خاتون کی وفات

میری والدہ ماجدہ عائشہ بی بی صاحبہ مورخہ ۷ فروری بعمر قریباً ۷۲ سال انتقال کر گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا۔ ان کو نماز و روزہ کا پابند پایا۔ یہاں تک کہ تہجد اور اشراق وغیرہ کی نماز بھی کبھی قضاء نہیں ہونے دی۔ جب تک بینائی رہی۔ روزانہ تلاوت قرآن مجید کرتی رہیں۔ کم سخن تھیں کسی سے جھگڑا وغیرہ کرنے کی عادت نہیں تھی۔ صفائی پسند تھیں۔ اور اپنے نفس پر پورا قابو تھا۔ فضول خرچی سے بہت بچتی تھیں۔ اُن کے بڑے صاحبزادہ حضرت مولوی سید عبد المنعم صاحب بی۔ اے ڈپٹی۔ آئی۔ ڈی نائب امیر صوبہ اڑیسہ کی ناگہانی وفات سے اُن کو سخت صدمہ پہنچا۔ حضرت والد صاحب مرحوم بھی اسی صدمہ کی وجہ سے اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ جب اُن کی نعش کو غسل دے کر آخری مرتبہ اُن کے چہرے کو ان کے رشتہ داروں کو دکھایا گیا۔ تو اس وقت والدہ صاحبہ محترمہ پُر درد لہجہ میں کہنے لگیں۔ کہ جاؤ تم کو خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ تمہیں حقیقی محبت ہے۔ تو جلد ملو الینا۔ والد صاحب کی وفات کے چار مہینہ پندرہ دن بعد آپ کی وفات ہوئی۔ آپ موصیہ تھیں۔ زمین فروخت کر کے حصہ جائداد ادا کر چکی تھیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ آپ کے ذمے کسی طرح کا لقایا نہیں ہے۔ ان کی وفات کے متعلق بہت سے رشتہ داروں نے مبشر خوابیں دیکھی ہیں تمام بزرگان سلسلہ اور خاص کر سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (خاکسار یعقوب الرحمن سونگڑہ کٹک)

اولوالعزم مصلح موعود

(بقیہ صفحہ ۵)

قیام خلافت کے مخالف ہیں۔ دل مایوس تھے۔ اور اندوہگین۔ مگر یہ آہنی عزم رکھنے والا "اولوالعزم محمود" ان حالات میں نہ ڈگمگایا۔ اس نے رسوخ پراپیگنڈا۔ اقتدار کے آگے ہتھیار نہ ڈالے۔ بلکہ وہ صداقت کے علم کو لے کر خلافت کے قیام اور اسکی ضرورت واہمیت پر زور دیتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی وفات کے بعد چوبیس گھنٹہ کا عرصہ ایک عرصہ محشر تھا۔ جس دن کہ جماعت احمدیہ کی زندگی اور موت کا سوال تھا۔ یا خلافت راشدہ کی نعمت کو گنوا کر دنیا سے مٹ جاتی۔ اور یا خلافت کی نعمت کو اپنا کر زندہ جاوید ہو جاتی۔ آخر اس نوجوان کا عزم راسخ اور بلند ہمتی رنگ لائی۔ اور خلیفہ کا انتخاب ہو گیا۔ اور احمدیت ایک دفعہ پھر دنیا کے سامنے زندہ ہو کر پیش ہوئی۔ دشمن جو سمجھتا تھا۔ کہ اب خلیفہ اول کی وفات کے بعد یہ شیرازہ بکھر جائیگا۔ اور یہ سلسلہ نابود ہو جائے گا۔ غلط ثابت ہوا۔ یہی وہ "اولوالعزم محمود" ہے۔ جو اقتدار کے بتوں سے ٹکرایا۔ جو رسوخ ووجاہت سے نہ ڈرا۔ اور جو صداقت کے اظہار کے لئے سینہ سپر رہا۔ قیام خلافت وہ زریں کارنامہ ہے۔ جو نسلوں تک آپ کے "اولوالعزم محمود" ہونے پر شاہد ناطق رہے گا۔ (باقی)

زکوٰۃ ——— اور ——— مستورات

ادائیگی زکوٰۃ کی طرف ہماری مستورات کی توجہ نسبتاً کم ہے۔ حالانکہ یہ ایک فرضی چندہ ہے۔ وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو فائدہ ہی فائدہ سودا زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہے۔ اب اگر کوئی شخص مرد ہو یا عورت اس پر زکوٰۃ واجب آتی ہو۔ اور وہ ادائیگی نہ کرے۔ گھاٹے میں نہیں تو کیا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے فوراً بعد ہی کر دینی چاہیئے۔ اگر زکوٰۃ کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ کہ کس مال پر کس قدر زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے۔ تو آج ہی نظارت بیت المال ربوہ سے رسالہ زکوٰۃ طلب فرمائیں۔ جو مفت پیش کیا جائیگا۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے مختلف صیغہ جات میں میٹرک یا مولوی فاضل محررین کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوان جو مستقل طور پر خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ۲۰ مارچ تک ناظر بیت المال ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔ امتحان وانٹرویو کے لئے انہیں بعد میں بلایا جائے گا۔ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی خالی آسامیاں کمشن کے منتخب کردہ امیدواروں سے پُر کی جائیں گی۔ جنہیں ایک سال امتحانی زمانہ میں -/۵۰ تنخواہ اور -/۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس بطور ٹریننگ الاؤنس ملیگا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر صیغہ کی سفارش پر ۵۰-۳-۸۰ گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔

(۱) نام امیدوار مع مکمل ایڈریس (۲) ولدیت (۳) قومیت (۴) تعلیمی قابلیت مع نقل سرٹیفکیٹ (۵) تاریخ پیدائش مع حوالہ سند (۶) سابقہ تجربہ (بصورت ملازمت) اگر ہو۔ (۷) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۸) سابقہ چال چلن دیانت۔ اخلاص۔ اخلاق اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق (۹) متفرق قابل ذکر امور (۱۰) بزرگان سلسلہ کی سفارش (ناظر بیت المال ربوہ)

منشی عبداللہ خاں صاحب سابق وثیقہ نویس بٹالہ کہاں ہیں

مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ضروری کام کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں مکرم برادرم منشی محمد عبداللہ خاں صاحب سابق وثیقہ نویس بٹالہ کا پتہ درکار ہے۔ اگر منشی صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو یا اگر کسی اور صاحب کو ان کے پتہ کا صحیح علم ہو۔ تو مجھے بہت جلد اطلاع دے کر ممنون فرماویں

(خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

پتہ مطلوب ہے شیخ محمد عبداللہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب آف قادیان ضلع گورداسپور کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ یا اگر یہ اعلان وہ خود پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

اقوام متحدہ میں پاکستان کی کارکردگی

ترکی۔پاکستان ثقافتی انجمن میں چوہدری محمد ظفراللہ خاں کی تقریر

آنریبل چوہدری محمد ظفراللہ خان وزیر امور خارجہ پاکستان نے ترکی۔ پاکستان ثقافتی انجمن کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ میں "اقوام متحدہ میں پاکستان کی کارکردگی" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ اور اس بے بنیاد الزام کی تردید کی۔ کہ پاکستان ایک مذہبی یا دینی حکومت ہے۔ قرآن کی متعلقہ آیات اور قرارداد مقاصد کا حوالہ دیتے ہوئے آنریبل وزیر موصوف نے بتایا کہ پاکستان آزادی، مساوات اور عدل عمرانی کا حامی ہے۔ اور تمام مسلم اور غیر مسلم شہریوں کے لئے خیالات۔ تقریر۔ عبادت اور انجمن سازی کی آزادی کے مساوی مواقع کی ضمانت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان انسانی حقوق اور بین الاقوامی امن وسلامتی کے لئے تعاون کا حامی ہے۔ اور اس نے اقوام متحدہ میں ان اصولوں کے مطابق کام کیا ہے۔ اور کم ترقی یافتہ ملکوں کی ترقی اور مستعمرات کی آزادی کی حمایت کی ہے۔

انجمن کے نائب صدر علی صفی نے اردو میں استقبالیہ سپاسنامہ پڑھا۔ موصوف نے پاکستان میں ترکی اور ترکی میں اردو زبان پڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انجمن کے صدر ممتاز کا دل جی اوغلو اور پاکستان کے نائب سفیر میر محمد شیخ نے بھی تقریریں کیں۔

آنریبل چوہدری محمد ظفراللہ خان محمد اسد کے ساتھ بیروت روانہ ہو گئے۔ وزیر اعظم۔ قائم مقام وزیر خارجہ۔ سیکرٹری جنرل امور خارجہ امریکہ۔ ناروے۔ فن لینڈ اور عرب مشنوں کے اعلیٰ افسروں نے ہوائی اڈہ پر موصوف کو الوداع کہا۔ فوجی بینڈ نے قومی ترانہ بجایا۔

اس سے پیشتر موصوف نے مولانا روم کے مقبرہ پر گئے اور دعا کی۔ محمد طاہر صدر بار ایسوسی ایشن کی جانب سے گورنر انقرہ نے موصوف کو مولانا روم کی تصنیف "فیہ مافیہ" کا ایک نادر نسخہ پیش کیا۔

درخواست ہائے دعا

میری بھانجی سکینہ بیگم اہلیہ پاکستان عبدالحمید صاحب ابھی تک جانکی دیوی جمعیت سنگھ ہسپتال واقعہ ایبٹ روڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سلسلہ سے التماس ہے۔ کہ عزیزہ سکینہ بیگم کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار غلام مصطفیٰ از لاہور)

(۲) شیخ عبدالرحیم صاحب ایک زم مولوی کلا ٹھ ہاؤس گوجرانوالہ کی بچی خورشید بیگم نیز خود بھی وہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ دیں

پنڈت نہرو آل انڈیا کانگرس کی از سر نو تنظیم کریں گے

کلکتہ ۲۹ فروری۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جو اجلاس ۲۲ اور ۲۳ مارچ کو کلکتہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ اس اجلاس میں پنڈت نہرو کی تجاویز کے مطابق کانگرس کی تنظیم جدید کے متعلق نہایت ہی اہم فیصلے کئے جائیں گے

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو کانگرس کے لئے ٹھوس لائحہ عمل اور غیر مترلزل پالیسی مرتب کرنا چاہتے ہیں تا کہ بھارت کی یہ سب سے بڑی سیاسی جماعت مختلف الخیال افراد کے ایک غیر منظم گروہ کی بجائے ٹھوس پروگرام رکھنے والی منظم سیاسی پارٹی بن سکے۔ نیز مرکزی انتخابات میں بعض کانگرسی امیدواروں کی غیر متوقع ناکامی کے اسباب پر غور کیا جائے گا۔ سیشن کے انتظامات کرنے کے لئے سات سب کمیٹیوں پر مشتمل ایک مجلس استقبالیہ بنا دی گئی ہے۔ (اسٹار)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

ہڑتال نہ ہونے دیں اور پٹواریوں کے دل میں اعتماد پیدا کریں کہ وہ ان کے معاملہ پر ہمدردی سے غور کریں گے جس کے نتیجہ میں پٹواری ہڑتال سے باز آجائیں۔

ہم الفضل میں بار بار اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ ہڑتال نہ صرف غیر اسلامی چیز ہے بلکہ ملک و قوم اور جانبین کے مفاد کے لئے سخت مضر ہے اس لئے لازمی ہے کہ نہ صرف ہڑتال کرنے والے اس نقصان کے ذمہ دار ہیں بلکہ حکومت بھی ساتھ ہی ذمہ دار ہے عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ ہڑتالی پہلے کئی بار اپنے مطالبات حکومت کے سامنے پیش کرتے ہیں اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی تو پھر اپنے مطالبات بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی وہ نوٹس دے دیتے ہیں کہ اگر اتنے عرصہ تک ان کے مطالبات نہ مان لئے گئے تو وہ ہڑتال کر دیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسی صورت میں بہت سے مطالبات ایسے ہوتے ہیں جو حکومت کے لئے قابل قبول نہیں ہوتے لیکن حکومت کے لئے یہ واجب ہے کہ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کئی بار عرض کیا ہے جس طرح ممکن ہو سکے ہڑتال کا نوٹس دینے والوں کے ساتھ جلد از جلد ایسا سمجھوتہ کرے جس سے ہڑتال رک جائے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ دونوں طرف سے ضد سے کام لیا جاتا ہے اور آخر بعد از صد خرابی کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک حکومت کوئی ایسی تجویز نہ سوچے گی جس سے ملکی محکموں کے کارکنوں کی شکایات قبل از وقت سن کر ان کو رفع کرنے کا بندوبست ہو سکے۔ اس وقت تک ہڑتالوں کے نوٹس نہیں رک سکیں گے اور ہڑتال کی صورت میں جو نقصان ملک و قوم کو پہنچتا ہے اس سے بچاؤ کی صورت پیدا نہیں ہو گی۔ ایک اسلامی ملک میں جیسا کہ پاکستان ہی ہے کسی ایسی تجویز کی سخت ضرورت ہے کیونکہ شکایات کو ہڑتال کی صورت اختیار کرنے سے روکنے کا اس سے بہتر کوئی اور طریق نہیں کہ کارکنوں کی جائز شکایات کو حتی الوسع رفع کیا جائے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ایک ایسا محکمہ بنایا جائے۔ جس کا یہ کام ہو کہ ایسی تمام شکایات کا بطور خود نوٹس لے اور جہاں ان شکایات میں معقولیت پائی جائے ان کو رفع کرنے کے لئے حکومت اور متعلقہ مقتدر احکام کے پاس خود بخود سفارش کرے اور جہاں تک ممکن ہو حکومت جلد از جلد ان شکایات کا تدارک کروائے۔ اس طرح جانبین کی طرف سے نہ تو کوئی ضد کا احتمال رہے گا اور نہ ملک و قوم کو نقصان ہو گا۔

فضل عمر ہوسٹل یونین کی طرف سے سالانہ عشائیہ

لاہور ۲۸ فروری۔ فضل عمر ہوسٹل یونین کی اس سالانہ تقریب میں طلباء اور پروفیسر صاحبان کے علاوہ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ۔ شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم درد صاحب اور دیگر معززین نے شرکت فرمائی۔

عشائیہ کے بعد ایک نہایت ہی لطیف تفریحی پروگرام پیش کیا گیا۔ عشائیہ کی کامیابی محمد اسلم باجوہ صدر اور بشیر رفیق سیکرٹری یونین کی مساعی کا نتیجہ تھی۔

حیدرآباد میں لیاقت میڈیکل کالج قائم کیا جائے گا

حیدرآباد (سندھ) ۲۹ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ چھ ماہ کے اندر ایک سول ہسپتال اور لیاقت میڈیکل کالج کی عمارات کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ حکومت سندھ کے سیکرٹری مسٹر ہاشم رضا نے شہر کا دورہ کرنے کے بعد سنٹرل جیل کے قریب پانچ ایکڑ زمین کا ایک ٹکڑا پسند کر لیا ہے۔ ہسپتال میں ۵۰۰ بستروں کا انتظام ہو گا

نیز حکومت سندھ نے ایک سکیم منظور کی ہے

جس کے تحت حیدرآباد میں لڑکیوں کے لئے ایک گورنمنٹ آرٹ کالج اور ایک ہوسٹل بھی قائم کیا جائے گا۔ کالج کے لئے جو عمارات پسند کی گئی ہیں ان میں سے ایک میں مہاجرین آباد ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی کی طرح یہاں بھی مہاجرین کو متبادل مکانات دلانے کی سکیم پر عمل کیا جائے گا۔ (اسٹار)

لاہور ۲۹ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے اتفاق رائے سے ملک عبدالعزیز کو میاں محمد شفیع کی جگہ سیکرٹری منتخب کر لیا۔ پیر محی الدین لال بادشاہ دوبارہ خزانچی منتخب ہوئے۔ نیز چوہدری عبدالغنی کو [illegible] منتخب کر لیا گیا

مصر اور برطانیہ میں تصفیہ کا دار و مدار مشترکہ دفاع کے سمجھوتہ پر ہے

لندن ۲۹ فروری۔ برطانوی سفیر سے بات چیت شروع کرنے سے پیشتر وزیر اعظم مصر نے ملک کے متعدد سیاسی رہنماؤں سے مشورے کئے ہیں۔ کیونکہ علی ماہر پاشا اپنی پارٹی کے علاوہ دیگر لیڈروں کی حمایت و تعاون کی ضمانت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔

وزیر اعظم کے قانونی مشیر کی طرف سے علاقائی دفاع کی سکیم کا جو خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں برطانیہ امریکہ، فرانس، ترکی اور عرب ممالک کو شریک کرنے کی تجاویز بھی شامل ہیں۔ لیکن لندن کے سرکاری حلقوں میں اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ حکام بات چیت شروع ہونے سے پہلے بالکل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں

مقامی مبصرین کا خیال ہے کہ تصفیہ کا دار و مدار اس اہم مسئلے پر ہے کہ آیا برطانیہ اور مصر زمانہ امن میں مشترکہ دفاع پر رضامند ہوتے ہیں یا نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اس مسئلے پر سمجھوتہ ہو گیا تو دیگر اختلافات کا طے ہو جانا آسان ہو جائیگا۔ (اسٹار)

چائے کے راشن میں اضافہ

لندن ۲۹ فروری۔ خیال ہے کہ پاکستان اور دیگر مشرقی ممالک میں چائے کی متوقع زیادہ پیداوار کے پیش نظر برطانیہ میں اس کا راشن بڑھا دیا جائیگا اس فیصلے کا اعلان غالباً ۱۱ مارچ کو بجٹ کی تقریر میں کیا جائے گا۔ (اسٹار)

ترک عربوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے خواہشمند ہیں

بیروت ۲۹ فروری۔ ترکی سفیر مقیم لبنان نے وزیر اعظم لبنان کو دوران گفتگو میں یقین دلایا کہ ترکی لبنان اور دیگر عرب ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کا خواہشمند ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ترک سفیر نے مشرق وسطی کے دفاعی کمانڈ کی بابت ترکی رویے کی وضاحت کی اور بتایا کہ ترکی اس کمانڈ کا رکن بننے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اس کمانڈ کا قیام بین الاقوامی صورت حال اور روس کی جنگی تیاریوں کے پیش نظر عمل میں آیا ہے۔ (اسٹار)

عمان ۲۹ فروری۔ اردن کے چیمبرز آف کامرس کی طرف سے اردن کی اقتصادی ترقی کے لئے حکومت کو متعدد تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ اردن کے وزیر تجارت کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ تجاویز پیش کی گئیں (اسٹار)

کوئی قوم اتحاد و تنظیم کے بغیر کامیابی حاصل نہیں کر سکتی

بلتستان کے لیڈر محسن علیخان کا بیان

لاہور۔ ۲۹ فروری "پہلے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے میں عزم راسخ جذبہ قربانی اتحاد تنظیم و ضبط ہمارے سب سے بڑے اوصاف تھے کوئی قوم اتحاد کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔ تفرقہ اور پھوٹ قوموں کو برباد کر دیتی ہے"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو بلتستان کے لیڈر محسن علی خان نے آج یہاں ایک بیان دیتے ہوئے فرمائے۔ آپ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک بنیادی مقصد کے لئے متحد کر رکھا ہے۔ ہمارے سامنے ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ یعنی اپنی قوم اور کشمیری مظلوم مسلمانوں کو بھارت سے نجات دلانا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمیں کسی قسم کی ذاتی یا شخصی اقتدار کے لئے لڑنا نہیں چاہیے۔ اپنے مقاصد کی رفعت کا خیال ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہیئے۔ آپ نے آخر میں فرمایا۔ انسانیت کا چراغ آندھیوں کے زد میں بھی چلتا رہے گا۔ اگر ہم میں اتحاد اور تنظیم ضبط قائم رہا تو تائید غیبی ہمارے ساتھ ہو گی۔

اسی فیصدی روسی سٹالین سے نفرت کرتے ہیں؟

فرینک فرٹ ۲۹ فروری۔ جرمنی میں امریکی محکمہ سراغرسانی کی طرف سے روس سے بھاگ کر آنیوالے سائنسدانوں پیشہ وروں اور دیگر ذہین افراد کے ساتھ ایک عرصہ تک بات چیت کرنے کے بعد روس کے حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور اس کی رپورٹ واشنگٹن روانہ کر دی گئی ہے۔ اس رپورٹ میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ روسی عوام اپنے حکمرانوں سے نفرت کرتے ہیں۔

تجزیے سے معلوم ہوا ہے کہ ۸۰ فیصد سے زیادہ روسی سٹالین اور اس کے رفقاء سے انتہائی نفرت کرتے ہیں۔ اور خود اسکے بعض رفیق اپنے قائد کے خلاف ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مغرب کے ساتھ روس کی جنگ ناگزیر ہے (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵